مولانا مفتی مختار اللہ حقانی *

رمضان المبارک کے متعلقہ احکام و مسائل

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے خیر و برکت کا مہینہ ہے۔ اس ماہ کی آمد اللہ جل شانہ کا بہت ہی عظیم انعام ہے، اس مہینے میں نوافل کا ثواب فرائض کے برابر اور فرائض کا ۷۰ فرائض کے مساوی دیا جاتا ہے۔ ایک حدیث مبارک میں آیا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ماہ رمضان کیا ہے، تو میری امت یہ تمنا کرے گی کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔ اس ماہ کے روزے دلوں کے کھوٹ اور اس کے وساس کو دور کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی اس مہینے کے بہت سارے فضائل اور برکات ہیں جن کی تفصیل جاننے کے لئے فضائل اعمال اور دوسری کتابوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔ اس مضمون میں رمضان المبارک میں ہونے والے اعمال و عبادات کے اہم مسائل اور احکام بیان کرنا مقصود ہے تاکہ ان اعمال اور عبادات کو شریعت کے مطابق صحیح طریقے سے ادا کیا جائے۔ اس لئے فضائل کو اس موقع پر بیان کرنا ترک کیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں چند عبادات خصوصیت سے ادا کی جاتی ہیں۔

تراویح کے متعلق احکام و مسائل:

رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز ہر مرد و زن کے ذمے سنت مؤکدہ ہے، ان کا چھوڑنا اور بلاوجہ حکم شرعی ترک کرنا موجب گناہ ہے۔ اور ادا کرنا باعث مغفرت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ و من قام رمضان ایماناً و احتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ و من قام لیلۃ القدر ایماناً و احتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھیں، ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو لوگ ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کریں (تراویح پڑھیں) تو ان کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو لوگ شب قدر کی رات ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کریں (نوافل پڑھیں) تو ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

---

* مفتی و مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اس روایت میں من قام رمضان سے مراد تراویح کی نماز ہے' اس لئے حضرات صحابہ کرام نے اس نماز پر مداومت کی۔ آنحضرت ﷺ نے بنفس نفیس رمضان المبارک کے چند راتوں کو تراویح کی نماز باجماعت کروائی تھی۔ مگر فرضیت کے اندیشے کی وجہ سے بعد میں ترک فرمایا کہ مبادا یہ نماز اس امت مرحومہ پر فرض ہو جائے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فرضیت کا اندیشہ ختم ہوا' تو حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں ایک امام کی اقتداء میں سب کو جمع کیا۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقادر سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مسجد آیا تو دیکھا کہ لوگ ادھر ادھر متفرق طور پر نماز پڑھ رہے ہیں' کوئی تنہا اور کسی کے ساتھ چند نفر' حضرت عمرؓ نے فرمایا' اگر ان سب کو ایک حافظ کے پیچھے جمع کیا جائے تو زیادہ اچھا ہوگا' پھر اسی خیال کو پختہ کر کے حضرت ابی بن کعبؓ کو سب کا مقتدیٰ بنا دیا جب دوسری رات میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ مسجد آیا تو دیکھا کہ سب لوگ جماعت کی صورت میں ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں' لہٰذا ان کو دیکھ کر آپؓ نے فرمایا بہت اچھی بدعت ہے' علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ان تراویح کی جماعت کو صرف صورت کے اعتبار سے بدعت کہا اس لئے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ اجتماعی صورت پیدا ہوئی ورنہ حقیقت کے اعتبار سے بدعت نہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے ہی صحابہ کرام کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے حضرت عمرؓ کے اس فعل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے حضرت عمرؓ کا اپنا من مانا فعل نہیں۔ انہوں نے کوئی بدعت نہیں کی۔ (تفصیل کیلئے انوار المصابیح مصنفہ حجۃ الاسلام علامہ محمد قاسم نانوتویؒ رکعات تراویح مؤلفہ مولانا حبیب الرحمان الاعظمی وغیرہ کتابوں کا مطالعہ کریں)

مسئلہ: اس لئے تراویح کو محلے کی مسجد میں باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے' اگر محلے کے سارے لوگ مسجد میں باجماعت تراویح ترک کر دیں تو سب کے سب تارک سنت اور گنہگار ہوں گے' لیکن اگر بعض اہل محلہ نے باجماعت تراویح مسجد میں ادا کئے تو باقی لوگوں کا ذمہ فارغ ہو جائے گا' البتہ مستورات کے لئے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ نہیں ہے (کفایت المفتی ۳/۳۶۱)

مسئلہ: تراویح پورے رمضان المبارک کے مہینے کا وظیفہ ہے' پورے مہینے میں تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اسی طرح تراویح میں قرآن کریم کا ایک بار ختم کرنا بھی سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ: تراویح کی تعداد باتفاق علماء امت بیس رکعت ہیں' آنحضرت ﷺ نے خود بھی بنفس نفیس بیس رکعت تراویح پڑھائی ہیں۔ اگرچہ آپ ﷺ نے اتنا اہتمام نہیں فرمایا مگر حضرت عمرؓ نے حضرات صحابہ کی موجودگی میں بیس رکعت تراویح کو ایک امام کی اقتداء میں پڑھنے کا اہتمام فرمایا ہے اور کسی بھی صحابی رسول ﷺ نے کوئی اعتراض یا انکار نہیں کیا'

رسب ہی اس میں شریک ہوئے۔امت مرحومہ کے لئے آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین (الحدیث) کی رو سے حضرت عمرؓ کا یہ اہتمام بھی معمول بہ ہے۔اور اسی سے بیس رکعت کا ثبوت مل جاتا ہے۔

مسئلہ: بیس رکعت تراویح کو دس سلاموں کے ساتھ ادا کی جائے گی اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کی مقدار بیٹھنا ہوگا جو مستحب عمل ہے، تاہم اگر اتنی مقدار بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو تو اس سے کم مقدار بھی بیٹھا جاسکتا ہے۔

بعض فقہاء کرام نے بیٹھنے کی اس حالت میں ذیل کی تسبیحات کو تین بار پڑھنے کا کہا ہے۔

سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزة والعظمة والقدرة والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح لااله الا الله نستغفرک ونسئلک الجنة ونعوذبک من النار (بہشتی زیور)

البتہ علامہ شامیؒ نے رب الملائکة والروح کے بعد اللھم اجرنا من النار یا مجیر یا مجیر یا مجیر کے الفاظ ذکر کئے ہیں (شامی ۱/۶۶۱) اس لئے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے مگر ان تسبیحات کو آہستہ پڑھنا ہی بہتر ہے، پڑھنے والا امام ہو یا مقتدی۔ (ھکذا فتاوی دارالعلوم دیوبند)

مسئلہ: پانچویں ترویحہ کے بعد اور وتر سے پہلے بھی اتنی مقدار میں بیٹھنا اور مذکورہ بالا کلمات پڑھنا مستحب ہے اور اسکے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بھی مندوب ہے۔(فتاوی دارالعلوم دیوبند۔۱/۲۷۹) اگر چہ اس کو ضروری سمجھنا درست نہیں (فتاوی رحیمیہ ۱/۳۴۷)

مسئلہ: چونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی ایک مستقل آیت ہے اگر چہ کسی متعین سورت کا جزء نہیں مگر آیت قرآنی ہونے کے ناطے کسی ایک سورة کے شروع میں ایک مرتبہ با آواز بلند پڑھ لینی چاہیے۔اگر کسی بھی سورة کے اول میں با آواز بلند نہ پڑھی گئی تو قرآن مجید کے ختم میں ایک آیت کی کمی رہ جائیگی اور اگر آہستہ پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن پورا نہ ہوگا (بہشتی زیور)

مسئلہ: اگر چہ نابالغ حافظ کی اقتداء میں تراویح میں قرآن سننا درست نہیں مگر سماع کے لئے نابالغ حافظ کو کھڑا کیا جاسکتا ہے اور اسے پہلی صف میں کھڑا کرنا بھی بلا کراہت درست ہے۔

مسئلہ: قرآن شریف میں دیکھ کر تراویح پڑھانا یا دیکھ کر تراویح میں قرآن کریم سننا اور قاری کو فتح دینا دونوں مفسدات نماز میں سے نہیں۔

مسئلہ: سامع کے بغیر تراویح میں قرآن پاک سنانا بلاکراہت درست ہے‘ اگرچہ سامع کا ہونا بہتر ہے‘ اس لئے کہ سامع کی موجودگی میں قاری اور دوسرے مقتدی مطمئن ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۴/۲۵۴)

تراویح میں کن کی اقتداء مکروہ‘ اور کن کی نہیں:

مسئلہ: اگرچہ یہ مسئلہ فقہا کرام کے ہاں مختلف ہے کہ ایک حافظ جب ایک مسجد میں ختم قرآن کرے تو وہ دوسری مسجد میں ختم کرسکتا ہے یا نہیں۔ تو بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اس حافظ نے ایک بار ختم قرآن کرکے اپنا ذمہ فارغ کردیا ہے یعنی اسکی سنت ادا ہوچکی ہے اب جب وہ دوسری مسجد میں ختم قرآن کرے گا وہ اس کا نفلی ختم ہوگا۔ اور مقتدیوں نے چونکہ ابھی تک تراویح میں قرآن پاک کا ختم نہیں کیا ہے‘ اس لئے انکے ذمہ یہ سنت باقی ہے تو یہ ختم قرآن ان کی سنت ہوگی۔ تو چونکہ اس صورت میں اقتداء قوی بالضعیف لازم آئے گا‘ جو شرعاً درست نہیں الا یہ کہ وہ حافظ دوسرے ختم کو اپنے اوپر نذر کی صورت میں واجب کرے‘ مگر محققین کی رائے یہ ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اس لئے کہ تراویح پورے رمضان میں پڑھنے سنت مؤکدہ ہے‘ دوسری مسجد میں جب یہ حافظ تراویح پڑھائے گا وہ بھی سنت مؤکدہ ہوگی اور مقتدیوں کی تراویح بھی سنت موکدہ ہے کہ دونوں کی نماز متحد ہوئی اور یہ شبہ درست نہیں کہ ختم قرآن شریف ایک بار سنت موکدہ ہے دوسرا اور تیسرا نفل ہے‘ کیونکہ نماز امام کی سنت موکدہ ہے ختم کے سنت نہ ہونے سے نماز سنیت ہونے سے خارج نہیں ہوتی جبکہ اقتداء کا تعلق نماز سے ہے‘ ختم قرآن سے نہیں۔

مسئلہ: نابالغ بچے کے ذمے نہ تراویح سنت مؤکدہ ہے اور نفل شروع کرنے اس پر اس کی ادا واجب ہوتی ہے‘ جبکہ بالغ شخص پر تراویح کی ادائیگی سنت ہے‘ اس لئے اقتداء ضعیف کی وجہ سے نابالغ بچے کو تراویح میں امام بنانا درست نہیں۔ تاہم اگر وہ نابالغ بچوں کو تراویح پڑھائے تو کوئی مضائقہ نہیں (ھکذا فی امداد الفتاوی ۱/۳۶۱ وفتاوی محمودیہ ۲/۳۵۰)

مسئلہ: البتہ اگر بچے کی عمر سن بلوغ تک پہنچ چکی ہو اور اس پر علامت بلوغ ظاہر ہوچکے ہوں مگر ابھی تک اسکی داڑھی نہیں نکل آئی ہو تو یہ بچہ بالغ ہونے کے ناطے سے تراویح میں امامت کا اہل ہے مگر اگر وہ خوبصورت ہے اور اس کو نگاہ شہوت سے لوگوں کی طرف سے دیکھنے کا احتمال ہو تب اس کی امامت مکروہ ہے۔ (ھکذا فی امداد الفتاوی)

مسئلہ: ڈاڑھی منڈے اور ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والے کی امامت بنا بر فسق کراہت سے خالی نہیں ایسے افراد کو تراویح میں بھی امام نہ بنایا جائے۔ امداد المفتیین میں لکھا ہے کہ داڑھی منڈوانے والا اور کٹوانے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے اس کو امام بنانا جائز نہیں کیونکہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (امداد المفتیین ۱/۲۶۱)

مسئلہ: اگر مرد گھر میں صرف مستورات کو تراویح کی نماز باجماعت کروائے تو ایسا کرنا درست ہے‘ مستورات کی شخص کے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۴/۲۶۲)

مستورات کی باجماعت تراویح کا مسئلہ: البتہ مستورات کی خود الگ جماعت کروانا علماء کرام کے ہاں مختلف فیہ ہے' اکثریت کی رائے کراہت کی ہے مگر محققین علماء مذاہب اربعہ نے نصوص صریحہ کی وجہ سے مستورات کی الگ جماعت کو جائز قرار دیا ہے' تفصیل کے لئے مولانا عبدالحیؒ کی تصنیف تحفہ النبلائی جماعت النساء اور احقر کی کتاب جماعت النساء کی شرعی حیثیت مطالعہ کریں۔

تراویح کہاں پڑھی جائے:

مسئلہ: نماز تراویح اگرچہ گھر میں یا حجرے میں پڑھنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے مگر مسجد میں نماز تراویح پڑھنا افضل ہے' جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ اور ان کے بعد صحابہ کرام نے تراویح کو مساجد میں ادا کی ہیں اور اسی پر تمام مسلمانوں کا تعامل چلا آرہا ہے۔ نماز تراویح بھی نماز عید کی طرح شعار دین میں سے ہے (ھکذا فی مظاہر حق ۱۱۴) البتہ جامع مسجد کے بجائے اپنے محلے کی مسجد میں تراویح ادا کرنا زیادہ افضل ہے علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ لان لہ حقا علیہ فیودہ (شامی ۱/ ۶۱۷) محلے والے پر مسجد محلّہ کا حق ہے اس کو ادا کرنا چاہیے (ھکذا فی فتاویٰ رحیمیہ ۱/ ۳۴۹)

مسئلہ: ہاں اگر مسجد میں دو جگہ نماز تراویح پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ از راہ نفسانیت نہ ہو مگر پھر بھی افضل اور بہتر یہ ہے کہ ایک مسجد میں ایک امام کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھی جائے (امداد الفتاوی ۱/ ۴۶۹)

تراویح میں قرآن سنانے یا سننے پر اجرت کا مسئلہ:

مسئلہ: تراویح میں قرآن کریم سنانے کے عوض کچھ روپیہ پیسہ بطور اجرت لینا اگرچہ شرعاً جائز نہیں لیکن اگر بلا طمع و معروف کے لوگ حافظ صاحب کو اکراماً کچھ دے دیں تو لینے اور دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: البتہ سماعت قرآن کی غرض چونکہ یہ ہے کہ جہاں حافظ بھولے گا وہاں سامع بتلائے گا پس یہ تعلیم ہے اور تعلیم پر اجرت لینے کے لئے جواز پر فتویٰ ہے' برخلاف سنانے کے اس میں تعلیم مقصود نہیں ہے۔ (امداد الفتاویٰ ۱/ ۴۹۶)

قاری کو لقمہ دینا:

مسئلہ: حافظ صاحب اگر قرآن کریم پڑھنے کے دوران غلطی کر جائے تو اس کی اصلاح کے لئے لقمہ دینا جائز ہے مگر اس کو تنگ کرنے کے لئے بلاضرورت لقمہ دینا یا غلط لقمہ دینا جائز نہیں رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کو غلطی میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ عن معاویۃؓ قال ان رسول اللہ ﷺ نھی الاغلوطات (الحدیث) (مشکوۃ کتاب العلم ۳۵) اور ایسا کرنا بھی اغلوطات میں داخل ہے۔

روزہ کے احکام و مسائل

روزہ کی تعریف: طلوع فجر سے لیکر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے کھانا' پینا' اور جماع ترک کرنا روزہ

کہلاتا ہے

مسئلہ: شریعت مقدسہ میں روزہ صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب پر ختم ہوتا ہے۔

روزے کی اقسام: روزوں کی چار اقسام ہیں۔

(۱) فرض روزہ : جیسے رمضان المبارک کے ادا اور قضاء روزے

(۲) واجب روزہ: جیسے نذر کے روزے خواہ وہ نذر معین ہو یا غیر معین، نفلی روزوں کی قضاء جو شروع کرنے کے بعد تھوڑے رہ گئے ہوں اور اس طرح کفار کے روزے

(۳) نفلی روزہ: جیسے ہر مہینے کے تین دن ایام بیض کے روزے شوال کے چھ روزے عاشورہ کے روزے

(۴) مکروہ روزے: اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) مکروہ تحریمی: جیسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن اور ایام تشریق کے روزے

(۲) مکروہ تنزیہی: جیسے تنہا عاشورہ کا روزہ رکھنا اور ۲۷ رجب کا روزہ رکھنا، حضرت عمرؓ سے خاص ۲۷ رجب کے روزے سے لوگوں کو منع کرنا منقول ہے (بہشتی زیور)

روزے کی صحت کا مدار:

مسئلہ: روزہ چاہے رمضان المبارک کا فرضی روزہ ہو یا دیگر مہینوں میں نفلی قضاء روزے ہوں یا نذر کے روزے، سب میں نیت کرنا ضروری ہے بغیر نیت کے کوئی روزہ بھی صحیح نہیں البتہ ماہ رمضان اور نفلی روزں کے لئے اگر رات سے نیت کر لی جائے تو بھی فرض ونفلی روزہ ادا ہو جاتا ہے۔اور اگر رات سے تو روزہ نہ رکھنے کا ارادہ تھا مگر زوال سے پہلے پہلے رمضان المبارک کے روزے کی نیت کر لی یا عام مہینوں میں نفلی روزے کی نیت کر لی تو روزہ ادا ہو جائے گا بشرطیکہ صبح صادق کے بعد کچھ کھایا، پیا یا دیگر مفطرات صوم امور کا ارتکاب نہ کر چکا ہو، قضاء اور نذر کی روزوں کی صحت کے لئے رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: رمضان المبارک کے مہینے نفس روزے رکھنے کی نیت سے فرضی روزہ ادا ہوگا اگر چہ کوئی مقیم شخص رمضان المبارک کے مہینے میں نفلی، قضاء کفارہ یا نذر روزے کی نیت کرے۔

مسئلہ: نیت کیلئے صرف دل کا ارادہ کافی ہے زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ اگر زبان سے نیت کی جائے تو بہتر ہے۔

مسئلہ: نفلی روزہ کیلئے صرف دل کے ارادے سے نفلی روزے کی نیت کی یا مطلق روزے کی نیت کی۔ دونوں صورتوں میں نفلی روزہ درست ہوگا۔البتہ نذر، قضاء کفارہ کے روزہ رکھنے کے لئے نیت میں روزہ کا تعین ضروری ہے۔

یعنی اگر کوئی نذر کا روزہ رکھنا چاہتا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ نذر کے روزے کی نیت کرے۔

مسئلہ: نفلی روزے کی نیت کے لئے وبصوم غدٍ نویت یعنی میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں' کہے اور رمضان کی روزہ کی نیت میں یوں کہے' وبصوم غدٍ نویتُ من شہر رمضان اور میں کل کے رمضان کے روزہ کی نیت کرتا ہوں اور روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اللھم لک صمتُ وعلی رزقک افطرتُ اے اللہ میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ کے رزق پر افطار کیا (آپ کے مسائل اور ان کا حل)

روزہ کے آداب:

مسئلہ: روزہ رکھنے کیلئے سحری کھانا مستحب ہے اگرچہ بھوک نہ ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی سحری کھائے بغیر روزے کی نیت کرے تو روزہ درست اور صحیح ہے۔

مسئلہ: سحری حتی الامکان تاخیر سے کرنا بہتر ہے لیکن اتنی دیر بھی نہ کی جائے کہ صبح ہونے لگے۔

مسئلہ: سحری کھاتے ہوئے جب وقت ختم ہو جائے اور اذان شروع ہو جائے تو سحری کھانا فوراً بند کر دینا چاہیے' یہ خیال کرنا کہ جب تک اذان ہو رہی ہو سحری کھا سکتے ہیں یا پیالے میں جو کچھ ہے اس کو پورا کر سکتے ہیں غلط ہے اور اس سے روزہ نہیں ہوتا (بہشتی زیور)

مسئلہ: روزہ افطار کرنے میں تعجیل سے کام لینا چاہیے جیسے مغرب کی اذان ہو روزہ توڑ دیا جائے تاخیر سے روزہ کھولنا کراہت سے خالی نہیں البتہ بادل کے دن ذرا تاخیر سے روزہ کھول دیا جائے تاکہ سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے۔

مسئلہ: چھوہارے یا کھجور سے روزہ کھولنا مستحب ہے اگر کھجور میسر نہ ہو تو پھر کسی میٹھی چیز سے روزہ کھول لیا جائے ورنہ بصورت دیگر پانی سے روزہ کھول دیا جائے عوام میں مشہور ہے کہ نمک سے افطار کرنے میں ثواب زیادہ ہے یہ غلط ہے

مسئلہ: ریڈیو یا ٹی وی پر اگر صحیح وقت پر اطلاع یا اذان دی جاتی ہو تو اس اطلاع و اذان پر افطار کرنا صحیح ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی جہاز میں سوار ہو تو جب تک اس کو آفتاب نظر آرہا ہے اس کیلئے افطار کرنے کی اجازت نہیں ہے' طیارہ کے اعلان کا اعتبار نہ کیا جائے اس لئے کہ روزہ دار جہاں موجود ہو اس کیلئے وہاں کا غروب معتبر ہے۔ لہذا جہاز میں سوار مسافر اس وقت روزہ افطار کرے جب اس کو سورج کے غروب کا یقین ہو جائے۔ (آپکے مسائل اور انکا حل)

مسئلہ: جنابت کی حالت میں سحری کرنا تو خلاف اولیٰ ہے مگر اس سے روزے میں کوئی خلل نہیں آتا۔ (کفایت المفتی ۲۴۹/۴)

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

مسئلہ: اگر بھولے سے روزہ دار کچھ کھالے یا پی لے یا بھولے سے بیوی کے ساتھ ہمبستری (جماع) کا ارتکاب

کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اگر چہ موصوف نے پیٹ بھر کے کھایا' پیا ہو' چاہے روزہ دار بھولے سے ایک بار ایسا کرے یا کئی بار۔

مسئلہ: کوئی شخص بھولے سے کھا' پی رہا تھا اور اسکو کسی نے دیکھا تو اگر کھانے پینے والا شخص طاقتور ہو اور اس کو روزہ سے تکلیف نہ ہوتی ہو تو اس صورت میں اس کو روزہ یاد دلانا واجب ہے' اور چپ رہنا مکروہ تحریمی ہے' البتہ کھانے پینے والا کمزور ہو تو اس کو روزہ یاد نہ دلایا جائے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ: حلق کے اندر گرد وغبار' دھواں اور مکھی' مچھر چلے جانے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا' بشرطیکہ ایسا کرنا قصداً وعملاً نہ کیا جائے۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں تھوک نگلنے سے بھی روزہ متاثر نہیں ہوتا' تھوک چاہے جتنا بھی ہو (بہشتی زیور)

مسئلہ: بلغم' رال' اور ناک کے نگلنے سے بھی روزہ اثر انداز نہیں ہوتا۔

مسئلہ: روزہ کی حالت میں زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ بلاضرورت ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں اس لئے اگر کسی عورت کا شوہر بدمزاج ہو تو اس کے لئے نمک' مرچ کی نوعیت معلوم کرنے کے لئے زبان سے اس چیز کا چکھنا بلاکراہت درست ہے۔

مسئلہ: اسی طرح ضرورت اور مجبوری کے تحت منہ سے کسی چیز کو چبا کر چھوٹے بچے کے منہ میں دینا بلاکراہت جائز ہے' بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ: اگر دوا یا کسی چیز کے چکھنے کا مزہ حلق میں محسوس ہو لیکن دوا وغیرہ حلق کے اندر نہیں گئی ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا

مسئلہ: انجائنا (دل کی طرف دوران خون کم ہو جانے) کے لئے اگر مریض روزہ کی حالت میں Angised گولی زبان کے نیچے رکھ لے اور اس کا خیال رکھے کہ لعاب حلق کے نیچے اترنے نہ پائے تو منہ کی اندرونی تہہ سے اس جذب ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر لعاب حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ لہذا احتیاط بہتر ہے (بہشتی زیور)

مسئلہ: طبی ضرورت کے لئے اگر کسی بھی قسم کا ٹیکہ لگایا جائے ٹیکہ عضلاتی ہو یا وریدی' روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: کسی مریض کو خون دینے سے بھی روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ (احسن الفتاوی ۴/ ۴۳۵)

مسئلہ: عورت کا بوسہ لینا یا اس کے ساتھ بغل گیر ہونا بلاکراہت جائز ہے اور اس طرح کرنے سے روزہ بھی متاثر نہیں ہوتا لیکن اس طرح کرنے سے انزال کا خوف یا جماع کا اندیشہ ہو یا نفس کے بے اختیار ہونے کا خوف ہو تو پھر ان وجوہات کی وجہ سے عورت کا بوسہ لینا یا اس کے ساتھ بغل گیر ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ: البتہ عورت کا ہونٹ لینا اور اس کے ساتھ برہنہ بدن بغیر دخول کے مباشرت کرنا کراہت سے خالی نہیں'

چاہے امور بالا کا خوف ہو یا نہ ہو (ردالمحتار ۲/۴۱۷)

مسئلہ: حاملہ عورت کو خون آنے سے اس کا روزہ متاثر نہیں ہوتا (الفقہ علی المذاھب الاربعہ ۱/۱۳۱)

مسئلہ: رمضان المبارک میں حیض بند کرنے کیلئے ادویات کے استعمال کرنے سے روزہ متاثر نہیں ہوتا اگر چہ عورت کی صحت کے لئے ایسا کرنا نقصان دہ ہے

مسئلہ: زہریلے حشرات کے کاٹنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: شہوانی نظر سے اگر انزال ہو جائے جماع حقیقی اور جماع معنوی کے فقدان کی وجہ سے روزہ متاثر نہیں ہوتا۔

مسئلہ: قے کا خود بخود آنا فساد صوم کا سبب نہیں اگر چہ منہ بھر کے کیوں نہ ہو' اسی طرح اگر بلا قصد و ارادہ کے قے اندر چلی جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر قصداً و عملاً چنے کے مقدار یا اس سے زائد حصہ خوراک لوٹا دی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (ردالمحتار ۲/۴۱۴)

مسئلہ: اسی طرح روزہ کی حالت میں احتلام ہو جانے سے بھی روزہ متاثر نہیں ہوتا۔ (الھدایۃ)

مسئلہ: دانتوں سے خون آنا مفسد صوم نہیں بشرطیکہ وہ خون اتنا قلیل مقدار میں ہو کہ اس کا احساس حلق کے اندر نہ ہوا گر خون کا احساس حلق کے اندر ہو جائے یا تھوک خون پر غالب یا مساوی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا (الھندیۃ ۱/۲۰۳)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں آنکھوں میں دوائی ڈالنا یا سرمہ لگانا مفسد صوم نہیں اگر چہ اس کا احساس حلق کے اندر ہو جائے۔ (الھندیۃ ۱/۲۰۳)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں لپ اسٹک لگانا جائز ہے اگر منہ کے اندر جانے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے (احسن الفتاوی)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں پھول اور عطریات سونگنا جائز ہے۔ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (مراقی الفلاح)

روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے:

روزہ ٹوٹنے کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا انما الافطار مما دخل ولیس مما خرج کہ روزہ ہر اس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے جو جسم میں داخل ہو اور ہر اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو جسم سے خارج ہوتا ہے' ایک اور روایت میں نبی کریم علیہ السلام فرماتے ہیں: انما الوضو مما خرج ولیس مما دخل و الفطر فی الصوم مما دخل لیس مما خرج (الحدیث) کہ وضو ہر اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو جسم سے نکلے اور ہر اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو جسم میں داخل ہو جبکہ روزہ ہر اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو جسم میں داخل ہو اور اس چیز سے نہیں ٹوٹتا جو جسم سے خارج ہو' ان دو روایات سے روزہ ٹوٹنے کا ایک اصول سامنے آیا ہے کہ قدرتی یا مصنوعی طور پر جن راستوں سے کوئی چیز جسم سے باہر آتا ہے اگر اسی راستے اندر چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان راستوں کو فقہ کی اصطلاح میں منفذ

(opening) کہا جاتا ہے۔لہذا جو چیز منفذ سے جسم میں داخل ہو جائے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جو مسام کے ذریعے جسم میں داخل ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا' جیسے کہ آنحضرت ﷺ روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے' مشاہدہ یہی ہے کہ سرمہ لگانے کے بعد اس کے چند ذرات حلق تک پہونچتے ہیں مگر چونکہ یہ ذرات منفذ سے داخل نہیں ہوتے بلکہ مسام کے ذریعے پہنچتے ہیں اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے' لہذا قصداً و عملاً دوا یا غذا کھانے سے اگرچہ قلیل مقدار میں کیوں نہ ہو' اسی طرح جماع کرنے سے جب حشفہ (سپاری) فرج میں داخل ہو جائے' منی خارج ہو جائے یا نہیں' روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔لواطت بھی جماع ہی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ: اس طرح حقہ' سگریٹ پینے اور نسوار ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: صندل' لوبان' اگربتی وغیرہ سلگھا کر سونگھنے سے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن اگر کمرہ کو ان سے دھونی دی جائے اور ان اشیاء کا دھواں باقی نہ رہے تو صرف خوشبو سونگھنے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح کسی دوا کی بھاپ لینے یا تنگی تنفس (inhaler) استعمال کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اور ان تمام صورتوں میں اس روزے کی قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے تاہم اگر Inhaler کو اگر جان بچانے کے لئے استعمال کیا جائے تو صرف قضاء لازم آئے گی۔

مسئلہ: اسی طرح پیٹ کے زخم میں دوائی ڈالنا جب وہ معدہ یا آنت کی طرف کھلا ہو بھی مفسد صوم ہے' قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔البتہ انتہائی مجبوری کے تحت دوائی ڈالنے کی صورت میں صرف قضاء لازم ہے۔

مسئلہ: اسی طرح مسوڑھوں کا خون اور نکسیر کا خون اگر حلق کے اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح وضو یا غسل کرتے وقت اگر کلی کے دوران یا ناک میں پانی ڈالنے کے دوران غلطی سے بھی پانی حلق کے نیچے چلا گیا یا دماغ تک پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔اس صورت میں صرف قضاء لازم ہوگا' کفارہ نہیں۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی چیز نگل جائے جس کو غذا یا دوا کے طور پر استعمال نہ کیا جاتا ہو تب بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے تاہم روزہ دار پر صرف قضاء لازم ہوگا کفارہ نہیں۔

مسئلہ: اسی طرح چنے کے دانے کی مقدار اگر کوئی چیز دانتوں میں پھنسی ہوئی ہو جیسے گوشت' روٹی کا ٹکڑا' تو اسکو نگل لینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اگرچہ خود بخود اندر چلا جائے' البتہ اگر چنے کے دانے سے کم مقدار کا ہو تو اس کے نگل جانے سے روزہ متاثر نہیں ہوگا لیکن اگر اس مقدار کی چیز کو باہر سے منہ میں ڈال کر نگل لیا جائے تو بھی روزہ متاثر ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: اسی طرح بیوی کو بوسہ دینے یا ان کی طرف دیکھنے سے انزال ہو جائے تب بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے' البتہ

روزہ دار پر صرف قضاء لازم ہے کفارہ نہیں۔

مسئلہ: اسی طرح کان میں دوائی ڈالنے یا پانی چلے جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے' البتہ اس میں کفارہ نہیں صرف قضاء لازم ہے۔ اگرچہ بعض حضرات فقہا' عدم فساد کو راجح قرار دیتے ہیں' تاہم احتیاط روزہ ٹوٹ جانے میں سے ہے' (تفصیل کے لئے امداد الفتاویٰ مطالعہ کریں)

مسئلہ: بواسیر کا مسہ اگر اجابت کے دوران باہر نکل آئے اور اس سے دھو کر گیلا اندر کر دیا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا (امداد الفتاویٰ) البتہ بعض علماء کے ہاں بواسیری مسوّوں پر دوائی لگانے یا اس کو پانی سے تر کر کے اوپر چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ کانچ کو تر کر کے چڑھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں منجن یا ٹوتھ پیسٹ یا داندا سہ لگانا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز حلق سے نیچے اتر گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ (احسن الفتاویٰ)

مسئلہ: روزہ کی حالت میں دانت نکلوانا یا اس پر دوائی لگانا بلاضرورت کراہت سے خالی نہیں البتہ بوقت ضرورت شدیدہ کے بلا کراہت جائز ہے۔ تاہم اگر دوا یا خون حلق کے اندر چلا جائے یا اس کا مزہ حلق کے اندر محسوس ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (احسن الفتاویٰ)

<u>کن کے لئے روزہ رکھنا جائز ہے:</u>

روزہ ایک فرضی عبادت ہے مگر بسا اوقات اس کو نہ رکھنا جائز ہے' بعض حالات میں تو بالکل روزہ رکھنا جائز ہی نہیں' اور بعض حالات میں نہ رکھنے کی اجازت ہے مثلاً

مسئلہ: حالت حیض و نفاست میں روزہ رکھنا جائز نہیں البتہ حالت جنابت روزہ رکھنے کے لئے مانع نہیں۔

مسئلہ: سفر اور مرض کے دوران روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے' اس لئے دل اور شوگر یا اس قسم کا دوسرا مریض جس کو ایک دیندار اور ماہر ڈاکٹر روزہ رکھنے کا مشورہ دے اور یہ کہے کہ اگر آپ نے روزہ رکھا تو آپ کا مرض بڑھ جائے گا یا جان چلی جائے گی یا کوئی عضو تلف ہو جائے گا تو تکلیف یعنی مرض کے دوران افطار کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ البتہ صحت یابی کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنی پڑے گی۔ (الھندیۃ ۱/۲۰۷)

مسئلہ: اسی طرح اگر حاملہ عورت یا مرضعہ (دودھ دینے والی عورت) کو اپنے آپ کی یا اپنے بچے کی بھوک کی وجہ سے ہلاکت کا خوف ہو تو اس کے لئے بھی روزہ افطار کرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: البتہ شیخ فانی کے لئے روزہ رکھنے کے بجائے فدیہ دینا جائز ہے۔ شیخ فانی ہر وہ شخص ہے جو صحت یابی کی امید سے مایوس ہو چکا ہو علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ المریض اذا تحقق الیأس من الصحۃ (۲/۴۲۷)

فدیہ اور کفارہ کی مقدار:

مسئلہ: فدیہ کی مقدار صدقہ فطر کی طرح ہے، جس کی مقدار نصف صاع گندم یا ایک صاع جو کھجور وغیرہ ہے ایک صاع ۲۸۰ تولہ کا ہوتا ہے، تو نصف صاع ۱۴۰ تولہ کا بنا۔ چونکہ آج کل انگریزی کلو اور علاقائی سیر متفقات ہیں اس لئے تولہ کی مقدار علاقائی سیر کا تعین کر کے گندم یا اس کی قیمت ادا کی جائے۔

مسئلہ: جس شخص پر کفارہ لازم ہے تو کفارہ میں ایک غلام یا دو ماہ مسلسل روزے اور یا ساٹھ (۶۰) مساکین کو دو وقت کھانا کھلانا اور یا ساٹھ (۶۰) مساکین کو صدقہ فطر کے برابر فدیہ دینا ہوگا۔

اعتکاف کے احکام و مسائل:

اعتکاف کی تعریف: اعتکاف کی نیت سے مرد کا مسجد شرعی میں ٹھہرنا یا عورت کا اپنے گھر کی مسجد میں بیٹھنا اعتکاف کہلاتا ہے

اعتکاف کی اقسام: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) واجب اعتکاف: یہ وہ اعتکاف ہے جس کی نذر مانی جائے۔

(۲) مسنون اعتکاف: رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کے لئے بیٹھنا مسنون اعتکاف ہے، آنحضرت ﷺ سے بالالتزام رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرنا ثابت ہے، اس لئے رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ ہے مگر یہ سنت مؤکدہ ایسا ہے کہ اگر بعض افراد محلے کی مسجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھ جائیں تو سب کا ذمہ فارغ ہو جائے گا۔

(۳) نفلی اعتکاف: رمضان المبارک کے آخیر عشرہ کے علاوہ کسی وقت بھی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھنا نفلی اعتکاف کہلاتا ہے۔

اعتکاف کی شرائط:

اعتکاف کی صحت کے لئے چند شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اعتکاف نفلی ہو، واجب ہو یا سنت سب میں اعتکاف کی نیت کا ہونا شرط ہے بغیر نیت کے مسجد میں ٹھہرنا شرعی اعتکاف نہیں کہلاتا۔

(۲) اور نیت کی صحت کے لئے چونکہ اسلام اور عقل شرط ہے اس لئے معتکف کا مسلمان ہونا اور عاقل ہونا بھی لازمی ہے البتہ اعتکاف کے لئے بلوغ شرط نہیں لہذا اگر سمجھدار بچہ اعتکاف کیلئے بیٹھ جائے تو اعتکاف درست ہے۔

(۳) اسی طرح اعتکاف کے لئے معتکف کا جنابت، حیض و نفاس سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

(۴) اعتکاف کے لئے شرعی مسجد کا ہونا ضروری ہے' چاہے اس میں پنج وقتہ نماز باجماعت ادا ہوتی ہو یا نہیں۔ البتہ عورت گھر میں اس جگہ اعتکاف کرلے جہاں وہ پنجگانہ نماز پڑھتی ہو اور جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے نماز کے لئے جگہ مقرر کر کے وہاں اعتکاف کرلے۔

(۵) واجب اعتکاف کیلئے روزہ رکھنا بھی ضروری اور شرط ہے' حتی کہ اگر اعتکاف کیلئے بیٹھنے سے پہلے قبل نیت بھی کرلے کہ میں روزہ نہیں رکھوں گا' تب بھی روزہ رکھنا ہوگا' ہاں روزہ کا خاص اعتکاف کیلئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی بھی غرض سے روزہ رکھا جائے تو بھی اعتکاف کیلئے کافی ہے' اسی طرح مسنون اعتکاف کیلئے بھی روزہ شرط ہے اگرچہ مسنون اعتکاف میں عموماً رمضان کا روزہ ہی ہوتا ہے۔ البتہ نفلی اعتکاف کیلئے مفتی قول کے مطابق روزہ شرط نہیں۔

(۶) واجب اعتکاف کم از کم ایک دن کا ہوسکتا ہے اور زیادہ جس قدر چاہے معتکف نیت کرسکتا ہے' مسنون اعتکاف دس دن ہوگا۔ اس لئے مسنون اعتکاف رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں ہوتا ہے' اور مستحب اعتکاف کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں۔

دوران اعتکاف مسجد سے نکلنے کے انداز:

مسئلہ: معتکف کیلئے حالت اعتکاف میں مسجد سے حاجت انسانی مثلاً بول و براز' غسل جنابت کے لئے نکلنا بشرطیکہ مسجد میں غسل کا انتظام ممکن نہ ہو اور حاجت شرعی مثلاً جمعہ اذان وغیرہ کیلئے نکلنا جائز ہے' مگر جیسے ہی ضرورت پوری ہو جائے تو واپس مسجد چلا آئے۔ اسلئے بلاضرورت مسجد سے ایک لمحہ کیلئے نکلنے سے بھی اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: قضاء حاجت کے لئے قریب سے قریب تر جگہ جانا چاہیے۔ قضاء حاجت میں وضو کرنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ: معتکف حالت اعتکاف میں مسجد میں چارپائی پر بھی سوسکتا ہے' ابن ماجہ شریف میں آنحضرت ﷺ سے مسجد میں اعتکاف کے دوران چارپائی پر سونا ثابت ہے' کما فی سفر السعادۃ و ابن ماجۃ ان رسول اللہ ﷺ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء اسطونۃ الثوبۃ (مجموعۃ الفتاویٰ ۲/۱۸ بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ ۷/۲۸۱)

مسئلہ: اخراج ریح کے لئے مسجد سے نکلنا مندوب ہے' اور مسجد میں اخراج ریح کراہت سے خالی نہیں' البتہ خالصاً حقہ وغیرہ پینے کے لئے مسجد سے نکلنا مرخص نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اس ضرورت کو قضاء حاجت کے دوران پورا کیا جائے یا مسجد کے احاطہ میں کھڑے ہو کر دھواں باہر نکالا جائے۔ (فتاویٰ حقانیہ و رحیمیہ)

مسئلہ: اعتکاف کے دوران اخبار پڑھنے یا خبریں سننے سے احتراز کرنا چاہیے۔ اعتکاف کے دوران رضاالٰہی والے امور میں مشغول رہنا چاہیے۔

مسئلہ: اعتکاف کیلئے چونکہ ساری مسجد معتکف ہے اسلئے معتکف دھوپ کیلئے مسجد کے کسی بھی کونے میں بیٹھ سکتا ہے (فتاوی حقانیہ)

مسئلہ: معتکف کیلئے اعتکاف کی حالت میں خاموشی کو عبادت سمجھ کر چپ رہنا مکروہ تحریمی ہے مگر بلاضرورت اور فضول باتوں سے احتراز کرے، دوران اعتکاف دینی اور دنیوی گفتگو بقدر ضرورت کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ: معتکف کے لئے مسجد میں اتنی جگہ گھیرنا جس سے دوسرے معتکفین یا نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ: اعتکاف کے دوران بامر مجبوری خرید وفروخت کرنا اگرچہ جائز ہے مگر سودا مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: اعتکاف کے دوران نماز جنازہ، کسی مریض کی عیادت، سرکاری یا غیر سرکاری ڈیوٹی، اور اس قسم کے دوسرے قسم کے امور کے لئے نکلنا جو حوائج انسانی یا شرعی میں داخل نہ ہو، اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ تاہم اگر معتکف اعتکاف میں بیٹھنے سے قبل مذکورہ امور کے لئے نکلنے کی نیت کرے تو بقدر ضرورت نکل سکتا ہے۔

مسئلہ: اعتکاف کا مقصد چونکہ قرب الٰہی حاصل کرنا ہے، اس لئے معتکف اپنے گھر بار دینوی مشاغل چھوڑ کر مسجد میں مقیم ہو جاتا ہے، فقہا کرام نے لکھا ہے کہ معتکف حالت اعتکاف میں قرآن کریم کی تلاوت، احادیث مبارکہ، آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، انبیاء کرام اور سلف صالحین کے حالات کے مطالعہ اور دیگر دینی امور میں مشغول رہنا چاہیے۔ دنیاوی باتیں، ہنسی مذاق سے احتراز کرنا چاہیے۔ (الہندیۃ ۱/۲۱۲)

شوال کے چھ روزے:

رمضان المبارک کے مہینے روزے رکھنے کے بعد احادیث مبارکہ میں شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھنے کی فضیلت وضاحت کیساتھ آئی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ من صام رمضان ثم اتبعه بستة من شوال فکانما صام الدهر (ابی داؤد وصحیح مسلم) جس نے رمضان کے روزے رکھے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس لئے فقہا احناف، شوافع، حنابلہ اور بعض مالکیہ نے بالاتفاق ان روزوں کو مستحب کہا ہے، اگرچہ بعض حضرات نے ان روزوں کو مکروہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ روزے مستحب اور مندوب ہیں۔

مزید تفصیل کیلئے ناچیز کا جواب مطالعہ کیا جاسکتا ہے جو اس نے مسئلہ کی وضاحت کیلئے ایک استفتاء کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ جو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ منظر عام پر آنے والا ہے۔)

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے